ءة الأدب

ت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ

سلسلہ تبلیغ ۲۵

شرافتِ نسب کا لحاظ صرف مسائلِ کفاءت میں ہے، شرافتِ نسب پر تکبر کرنا اور دوسروں کو ذلیل جاننا حرام ہے

مُصَنّفہ

حضور پُر نور اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ مجدّدِ دین و ملّت رضی اللہ عنہ

مسمّٰے بنامِ تاریخی

اِرَاءَۃُ الاَدَب لِفَاضِلِ النَّسَب

۱۳۲۹ھ

شائع کردہ

خلیل العلماء حضرت مولٰنا محمد خلیل خاں صاحب قادری برکاتی مارہروی

مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ مدرسہ احسن البرکات

حیدرآباد۔ مغربی پاکستان

قیمت ۸/

بار اول ۱۰۰۰

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

افضل الفضلا اکمل الکملا مولانا مفتی صاحب تسلیم

اینکہ استفتائے ترسیل خدمتِ عالی میشود از دستخط ومہر خویش وازدیگر علما مزین نمودہ برمن منت نہند چونکہ مسلمان ایں زماں بسبب جہالت از اکثر حرفہ وپیشہ انحراف می دارند وصاحبِ پیشہ راحقیر می شمارند وروز بروز بدائرہ ادبارپامی کشند بریں بنا علیہ برائے اصلاح قوم مصلحۃً ایں استفتانوشتہ شد زیادہ والسلام

الفقیر الجانی محمد لطف الرحمٰن البردوانی کان اللہ لہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر جد اعلیٰ کسی کا کاشتکار یا نوربافت یا ماہی فروش ہو بعدہٗ اس کی نسل میں یہ پیشہ معمول رہا ہو یا متروک ہو گیا ہو تو اس صورت میں ان کی اولاد کو ماشا یا جولاہا یا شکاری یا اطراف کہہ کر پکارنا جس سے ان کی دلشکنی ہوتی ہے درست ہے یا نہیں اور علاوہ صحابی النسل کے دوسری قوم کو شیخ کہنا روا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب

بدانکہ قولہ تعالےٰ انا جعلنٰکم شعوبا وقبائل لتعارفوا

ان اکرمکم عند اللہ اتقکم و قول النبی صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم من ابطابہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ و قول دیگر اعملی یا
فاطمہ ولا تغری انی بنت الرسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
باعلی صوت ندا کند کہ شرافتِ نسب کہ اکثر جہال بسبب جہالت و حماقت
واز عدم واقفیتِ حالات بزرگانِ دین و سلف صالحین و صحابہؓ
کاملین وانبیاء و مرسلین بداں مباہات می کنند نزد حق سبحانہٗ وتعالے
بہ چیزے نمی ارزد و بمنزلہ ہباءً منثورا بودہ باشد البتہ شرافتِ مرد
بشرافتِ علم می باشد کما قال اللہ تعالے والذین اوتوا العلم
درجٰت وانما یخشی اللہ من عبادہ العلماء وقال النبی صلی اللہ
تعالے علیہ وسلم انما العلماء ورثۃ الانبیاء وان فضل العالم
علی العابد کفضلی علی ادناکم بلکہ شرافتِ علم فوق شرافت
نسب می باشد کما فی الدر المختار لان شرف العلم فوق شرف النسب
والمال کما جزم بہ البزازی وارتضاہ الکمال وغیرہ
واگر کسے عالم صالح ماہر را بالفاظ مذکورۃ الصدر طعنا و تحقیرا مخاطب
سازد بدائرہ کفر پا نہادہ باشد۔ حررہ العاجز الغافر الجانی محمد
لطف الرحمن البردوانی المخاطب بشمس العلما مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم لك الحمد یا من خلق الانسان فجعلہ نسبا وصھرا وکنت قدیرا ؛ صل علی من ارسلتہ من خیر فریقین من خیر شعوب من خیر قبائل من خیر بیوت بشیراً ونذیرا ؛ وملکتہ نفع عترتہ وقرابتہ وخدمہ وامتہ وکل من یلوذ بحضرتہ دنیا واخری ؛ وعلی آلہ خیر آل وصحبہ خیر صحب وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا ؛ کسی مسلمان بلکہ کافر ذمی کو بھی بلا حاجت شرعیہ ایسے لفظ سے پکارنا یا تعبیر کرنا جس سے اس کی دل شکنی ہو اسے ایذا پہونچے شرعاً ناجائز وحرام ہے اگرچہ بات فی نفسہ سچی ہو فان کل حق صدق ولیس کل صدق حقا ابن السنی عمیر بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من دعا رجلا بغیر اسمہ لعنتہ الملئکۃ فی التیسیر ای بلقب یکرھہ	جو کسی شخص کو اس کا نام بدل کر پکارے فرشتے اس پر لعنت کریں یعنی کسی بد لقب سے جو اسے برا لگے

کہو یا عبد اللہ — نہ کہ اے بندۂ خدا وغیرہ سے (محمد خلیل)

طبرانی معجم اوسط میں بسند حسن حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی رسول اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من آذی مسلما فقد اذانی ومن اذانی فقد آذی اللہ

جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی۔ اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی

سنن ابی داؤد میں متعدد اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من ظلم معاهدا فانا حجیجه یوم القیمة

جو کسی ذمی پر زیادتی کرے تو روز قیامت میں اس سے جھگڑا کروں گا

بحر الرائق و درمختار میں ہے۔

فی القنیته قال لیهودی او مجوسی یا کافر یاثم ان شق علیه ومقتضاه انه یعزر لارتکابه الاثم

جس نے کسی ذمی یہودی یا کافر سے کہا اے کافر اور یہ بات اسے گراں گزری تو کہنے والا گنہگار ہوگا اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ اُسے تعزیر کی جائے (محمد خلیل)

تحقیق مقام و مقال بطمال اجمال یہ ہے کہ مدار نجات تقوے پر ہے۔

علی تباین مراتبھا فثمراتھا باعتبار فرق مراتب نتائج (محمد خلیل)

بمحض نسب و مایضاہیہ من الفضائل موہوباتہا و مکسوباتہا و لہذا محض تقوی بس ہے اگرچہ شرف نسب و تکمیل علوم رسمیہ نہو اور مجرد شریف القوم یا ملا صاحب کہلانا کافی نہیں جبکہ تقوی اصلا نہو۔۔۔ ان الزبانیۃ اسرع الی فسقۃ القراء منہم الی عبدۃ الاوثان حدیث من ابطا بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ کے یہی معنی ہیں نہ یہ کہ فضل نسب شرعاً محض باطل و مہجور و ہباء منثور یا شرافت و سیادت نہ دنیاوی احکام شرعیہ میں وجہ امتیاز نہ آخرت میں اصلا نافع و باعث اعزاز۔ حاشا ایسا نہیں بلکہ شرع مطہر نے متعدد احکام میں فرق نسب کو معتبر رکھا ہے اور سلسلہ طاہرہ ذریت عاطرہ میں انسلاک و انتساب ضرور آخرت میں بھی نفع دینے والا ہے کتاب النکاح میں سارا باب کفاءت تو خاص اسی اعتبار تفرقہ و مزیت پر مبنی ہے سیدزادی اگر کسی مغل پٹھان یا شیخ انصاری سے بے رضائے ولی نکاح کرلے گی۔ نکاح ہی نہوگا جبتک بسبب فضل علم دین مکافات ہوکر کفاءت نہوگئی ہو یونہیں اگر غیر اب وجد بشرائط معلومہ نابالغہ کا ایسا نکاح کردیں وہ

وہ بھی باطل و مردود محض ہے اسی طرح اگر معلاتی پٹھانی نابالغہ کسی جولاہے یا دھنے سے نکاح کرلے یا ولی غیر ملزم نابالغہ کا نکاح کردے یہ سب باطل و نامنعقد ہیں والمسائل مصرح بہا متونا و شروحا و فتاوی۔ یوہیں امامتِ صغریٰ کی ترتیب میں شرف نسب بھی وجہ ترجیح ہے۔ تنویر الابصار میں ہے۔ الاحق بالامامۃ الاعلم الی قولہ ثم الاشرف نسبا ثم الانظف۔ ثوبا و مختار میں ہے ثم الاشرف نسبا ثم الاحسن صوتا الخ امامت کا سب سے زیادہ مستحق وہ ہے جو نماز و طہارت کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو یہاں تک کہ فرمایا، پھر وہ کہ باعتبار نسب کے زیادہ شریف ہو پھر وہ جس کے کپڑے زیادہ ستھرے ہوں (محصل ملخص) اور امامت کبریٰ میں تو شرع مطہر نے اس درجہ لحاظِ نسب فرمایا کہ اسے صرف قریش کے ساتھ مخصوص فرمادیا غیر قریشی اگرچہ عالم اجل ہو امام و خلیفہ نہیں ہوسکتا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

الائمۃ من قریش — تمام خلفاء قریشی ہوں گے۔

رواہ احمد وابن شیبۃ والنسائی وابن جریر والحاکم والبیہقی والضیاء فی المختارۃ عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ والطبرانی فی الکبیر عن ابی ذر رضی اللہ تعالٰی عنہ وابوبکر بن ابی شیبۃ ونعیم بن حماد وابن السنی فی کتاب الاخرۃ والبیہقی

عنؒ امیر المومنین علی کرم اللہ تعالے وجہہ اور فرماتے ہیں۔ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم۔

ان ھذا الامر فی قریش لا یعادیھم احد الا اکبہ اللہ علی وجہہ فی النار۔

بیشک خلافت قریش میں ہے جو اُن سے بیر رکھے گا اللہ تعالے اُسے منھ کے بل جہنم میں اوندھا کردے گا

رواہ الائمۃ احمد والبخاری ومسلمؒ عن الامیر معٰویۃ وصدرہ ابوبکر بن ابی شیبۃ عن ابی موسی الاشعری وابن جریر عن کعبؓ رضی اللہ تعالے عنہم اور فرماتے ہیں صلے اللہ تعالی علیہ وسلم

الا ان الامراء من قریش

سن لو امراو حکام اسلام قریشی ہیں امراء قریشی ہیں۔

رواہ ابو یعلی عن امیر المومنین علیؓ کرم اللہ تعالے وجہہ الکریم واحمد والحاکم والطبرانی بلفظ الامراء من قریش الامراء من قریش عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالے عنہ اور فرماتے ہیں صلے اللہ تعالے علیہ وسلم۔

قریش ولاۃ ھذا الامر۔

اسلامی حکومت کے والی قریش ہیں۔

رواہ احمد عن ابی بکر الصدیق وعن سعدؓ بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہما اور فرماتے ہیں صلے اللہ تعالے علیہ وسلم۔

قدموا قریشا ولا تقدموھا ۔	قریش کو تقدیم دو اور قریش پر تقدیم نہ کرو

رواہ الامام الشافعی والامام احمد عن عبد[11] اللہ بن خطب والطبرانی فی الکبیر عن عبد[12] اللہ بن السائب والبزار عن امیر[13] المومنین علی وابن عدی عن[14] ابی ھریرۃ وابن جریر عن الحارث[15] بن عبد اللہ وسیاتی فی حدیث عن انس الشافعی والبیہقی فی معرفۃ الصحابۃ عن[16] الزھری مرسلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم بلکہ ایک روایت میں ہے کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یایھا الناس لا تتقدموا قریشا فتھلکوا	اے لوگو قریش پر سبقت نہ کرو کہ ہلاک ہوجاؤ گے ۔

رواہ البیہقی عن جبیر[17] بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری روایت میں ہے فتضلوا قریش پر سبقت نہ کرو کہ گمراہ ہوجاؤ گے ۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن الامام[18] الباقر رضی اللہ تعالیٰ مرسلا وھو عندہ باللفظ الاول عن سھل[19] بن ابی خیثمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

الناس تبع لقریش فی ھذا الشان	سب لوگ اس کام میں قریش کے تابع ہیں ۔

رواہ الشیخان عن ابی[20] ھریرۃ واحمد ومسلم عن جابر[21] والطبرانی

فی الاوسط والضیاء عن سہل[22] بن سعد وعبد اللہ بن احمد علی[23] واحمد وابن ابی شیبۃ عن معٰویۃ[24] رضی اللہ تعالٰی عنہم وھذا عن سعید[25] بن ابراھیم بلاغا حدیث ٢٦ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

قریش صلاح الناس ولا یصلح الناس الا بھم۔	قریش آدمیوں کی سنوار ہیں۔ لوگ نہ سنوریں گے مگر قریش سے۔

رواہ ابن عدی عن ام المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہا۔ حدیث ٢٧ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

قریش خالصۃ اللہ تعالٰی	قریش برگزیدۂ خدا ہیں۔

رواہ ابن عساکر عن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ اور فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

من یرد ھوان قریش اھانہ اللہ	جو قریش کی ذلت چاہے اللہ اسے ذلیل کرے۔

رواہ احمد وابن ابی شیبۃ والترمذی والعدنی وطبرانی وابویعلی والحاکم وابونعیم فی المعرفۃ عن سعد[28] بن ابی وقاص وتمام وابونعیم والضیاء عن ابن[29] عباس والطبرانی فی الکبیر عن انس[30] وابن عساکر عن عمرو[31] بن العاص

رضی اللہ تعالے عنہم اور فرماتے ہیں صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم۔

قوة الرجل من قريش قوة رجلين

ایک مرد قریش کو قوت دو مردوں کے برابر ہے۔

رواہ احمد وابن ابی شیبة والطیالسی وابو یعلی وابن ابی
عاصم والماوردی والطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک
والبیهقی فی المعرفة والضیاء فی المختارة وابونعیم فی الحلیة
عن جبیر[۳۲] بن مطعم رضی اللہ عنہ وهذا فیها عن[۳۳] علی کرم اللہ
تعالٰی وجهه والطبرانی عن[۳۴] ابن ابی خثیمة وابن النجار
فی حدیث طویل عن[۳۵] انس رضی اللہ تعالٰی عنهما اولہ
یاایها الناس قدموا قریشا ولا تقدموها وهو ایضا قطعة من
حدیث ابی بکر المار عن سهل حدیث ۳۶ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ
تعالٰی علیہ وسلم۔

لا تؤموا قریشا وأتموها ولا تعلموا قریشا وتعلموا منها فان امانة الامین من قریش تعدل امانتی امینین

قریش کو اپنا پیرو نہ بناؤ اور ان کی پیروی کرو قریش پر دعوئے استاذی نہ رکھو اور ان کی شاگردی کرو کہ قریش میں ایک امین کی امانت

دو امیتوں کے برابر ہے۔

رواہ ابن عساکر عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰے وجہہ وھو ایضا بمعناہ قطعۃ من حدیث انس المذکور

حدیث ۳۷ و ۳۸ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم۔

اعطیت قریش مالم یعط الناس — قریش کو وہ عطا ہوا جو کسی کو نہ ہوا

رواہ الحسن بن سفیٰن فی مسندہ وابو نعیم فی معرفۃ الصحابۃ عن الحلیس رضی اللہ تعالٰے عنہ ونعیم بن حماد عن ابی الزاھریۃ مرسلا ووصلہ الدیلمی عنہ عن خینس رضی اللہ تعالٰے عنہ ھکذا فیما نقلت عنہ بمعجمۃ فنون وارٰاہ عن حلیس بمھلۃ فلام واللہ تعالٰے اعلم حدیث ۳۹ و ۴۰ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم

فضل اللہ قریشا بسبع خصال لم یعطھا احد قبلھم ولا یعطاھا احد بعدھم — اللہ تعالٰے نے قریش کو ایسی سات باتوں سے فضیلت دی جو نہ اُن سے پہلے کسی کو ملیں نہ ان کے بعد کسی کو عطا ہوں

انی منھم — ایک تو یہ کہ میں قریش ہوں (یہ تمام فضائل سے ارفع واعلیٰ ہے

وفیهم الخلافة والحجابة
والسقایة
ونصرهم علی الفیل
وعبدوا الله عشر سنین
لا یعبده غیرهم

اور انھیں میں خلافت اور کعبہ معظمہ کی
دربانی اور حاجیوں کا سقایہ
اور انھیں اصحاب فیل پر نصرت بخشی
اور انھوں نے دس سال اللہ کی عبادت
تنہا کی کہ ان کے سوا روئے زمین پر
اور کسی خاندان کے لوگ اس وقت
عبادت نہ کرتے تھے (یہی تھے یا انکے
عبید وموالی)

وانزل الله فیهم سورة
من القرآن لم یذکر فیها
احد غیرهم لایلف
قریش

اور اللہ تعالےٰ نے ان میں ایک
سورت قرآن عظیم کی اتاری کہ اس
میں صرف انھیں کا ذکر فرمایا اور
وہ سورہ لایلف قریش ہے

رواه البخاری فی التاریخ والطبرانی فی الکبیر والحاکم
فی المستدرک والبیهقی فی الخلافیات عن ام هانی وفی الاوسط
عن سیدنا الزبیر رضی الله تعالے عنهما ولفظها هذا المتفق
منهما - حدیث ۱۴ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم -

یا معشر الناس احبوا قریشا

اے گروہ مردم قریش سے محبت رکھو

فان من احب قریشاً فقد احبنی ومن ابغض قریشاً فقد ابغضنی۔

کہ قریش کا دوست میرا دوست ہے اور قریش کا دشمن میرا دشمن ہے۔

وان اللہ تعالیٰ حبب الی قومی فلا استعجل لھم نقمۃ ولا استکثرلھم نعمۃ

اور بیشک اللہ تعالیٰ نے میری قوم کی محبت میرے دل میں ڈالی کہ ان پر کسی انتقام کی جلدی نہیں کرتا نہ ان کے لئے کسی نعمت کو بہت سمجھوں

الا ان اللہ تعالیٰ علم ما فی قلبی من حبی بقومی فسرنی فیھم قال اللہ تعالیٰ وانہ لذکر لك ولقومك فجعل الذکر والشرف لقومی فی کتابہ۔

سُن لو بیشک اللہ تعالیٰ نے جانا جیسی میرے دل میں میری قوم کی محبت ہے تو اس نے مجھے ان کے بارے میں شاد کیا کہ ارشاد فرمایا بیشک یہ قرآن ناموری ہے تیری اور تیری قوم کی تو اُسے اپنی کتاب کریم میں میری قوم کے لئے ذکر و شرف رکھا۔

فالحمد للہ الذی جعل الصدیق

اللہ کے لئے حمد ہے جس نے میری

من قومی والشہید من قومی
والائمۃ من قومی
ان اللہ تعالٰے قلب العباد
ظہرا وبطنا فکان خیر العرب
قریشا ذی الشجرۃ المبارکۃ
التی قال اللہ عزوجل فی
کتابہ ومثل کلمۃ طیبۃ
کشجرۃ طیبۃ یعنی بہا قریشا
اصلہا ثابت یقول اصلہا
کرم وفرعہا فی السماء
الشرف الذی شرفہم اللہ
بالاسلام الذی ھداھم و
جعلہم اہلہ۔

قوم میں سے صدیق کیا اور میری قوم
سے شہید اور میری قوم سے امام۔
بیشک اللہ تعالٰے نے تمام بندوں
کے ظاہر و باطن پر نظر فرمائی تو
سب عرب سے بہتر قریش نکلے اور
وہی وہ برکت والے درخت ہیں
جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے کہ
پاکیزہ بات کی کہاوت ایسی ہے
جیسے ستھرا درخت یعنی قریش کہ اس
کی جڑ پائدار ہے یعنی ان کی اصل
کرم ہے اور اس کی شاخیں آسمان
میں ہیں یعنی وہ جو اللہ نے ان کو
اسلام کا شرف بخشا اور انھیں
اس کا اہل کیا۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر وابن مردویہ فی التفسیر عن
عدی بن حاتم رضی اللہ تعالٰے عنہ وھذا مختصر حدیث ۲۸
کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالے علیہ وسلم۔

كنانة عز العرب	بنی کنانہ سارے عرب کی عزت ہیں

رواہ الدیلمی وابن عساکر عن ابی ذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

حدیث ۳ ہے کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

قریش سادة العرب	قریش سارے عرب کے سردار ہیں۔

رواہ الرامھرمزی فی کتاب الامثال عن الوضین بن مسلم مرسلا حدیث ۴ ہے کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

عبد مناف عز قریش و قریش تبع لولد قصی والناس تبع لقریش	بنی عبد مناف سارے قریش کی عزت ہیں اور قریش اولاد قصی کے تابع ہیں اور تمام آدمی قریش کے تابع ہیں۔

رواہ ایضا کذٰلک عن عثمان بن الضحاک هذا مختصر

حدیث ۵ ہے کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

یا ابا الدرداء اذا فاخرت ففاخر بقریش	اے ابو درداء جب تو فخر کرے تو قریش سے فخر کر

رواہ عنہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ تمام فی فوائدہ وابن عساکر

حدیث ۶ ہے کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

خیر الناس العرب وخیر العرب	سب آدمیوں سے بہتر عرب ہیں

قریش وخیر القریش بنو ہاشم	اور سب عرب سے بہتر قریش اور سب قریش سے بہتر بنی ہاشم

رواہ الدیلمی عن امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۴۷ و ۴۸ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ان اللہ اختار من آدم العرب واختار من العرب مضر واختار من مضر قریشا واختار من قریش بنی ہاشم و اختارنی من ہاشم	بیشک اللہ تعالیٰ نے بنی آدم میں سے عرب کو چنا اور عرب سے مضر اور مضر سے قریش اور قریش سے بنی ہاشم اور بنی ہاشم سے مجھ کو

رواہ البیہقی وابن عدی عن ابن عمر والحکیم الترمذی والطبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حدیث ۴۹ تا ۵۱ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ان اللہ تعالیٰ خلق خلقہ فجعلہم فریقین فجعلنی فی خیر الفریقین ثم جعلہم قبائل فجعلنی فی خیر	اللہ عزوجل نے خلق بنا کر دو فریق کی مجھے بہتر فریق میں رکھا۔ پھر ان کے قبیلے قبیلے جدا کئے مجھے سب سے بہتر قبیلے میں رکھا

قبیلة ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم بیتا فانا خیرکم قبیلة وخیرکم بیتا

پھر قبیلوں میں خاندان بنائے مجھے سب سے بہتر گھر میں رکھا۔

رواہ احمد والترمذی عن المطلب بن ابی وداعة والترمذی عن العباس بن عبد المطلب والحاکم عن ربیعة بن الحارث رضی اللہ تعالٰے عنھم۔

حدیث ۵۲ و ۵۳ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم۔

ان اللہ اختار العرب فاختار منھم کنانة واختار قریشا من کنانة واختار بنی ھاشم من قریش واختارنی من بنی ھاشم وفی لفظ ثم اختار بنی عبد المطلب من بنی ھاشم ثم اختارنی من بنی عبد المطلب

بیشک اللہ عزوجل نے عرب کو پسند فرمایا پھر عرب سے کنانہ اور کنانہ سے قریش اور قریش سے بنی ہاشم اور بنی ہاشم سے اولاد عبد المطلب اور اولاد عبد المطلب سے مجھ کو۔

رواہ ابن سعد عن عبد اللہ بن عمیر مرسلا وھو

والبیهقی وحسنہ عن الامام الباقر وھو باللفظ الاخیر ابن سعد عن جعفر عن ابیہ۔

حدیث ۵۴ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

ان اللہ عزوجل اصطفےٰ کنانۃ من ولد اسمٰعیل واصطفےٰ قریشا من کنانۃ واصطفےٰ من قریش بنی ھاشم واصطفانی من بنی ھاشم	بیشک اللہ عزوجل نے اولاد اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کنانہ کو چنا اور کنانہ سے قریش کو چنا اور قریش سے بنی ہاشم کو چنا بنی ہاشم سے مجھ کو چن لیا۔

رواہ مسلم والترمذی عن واثلۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حدیث ۵۵ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت فی القرن الذی کنت فیہ	میں ہر قرن وطبقہ میں بنی آدم کے بہترین طبقات میں بھیجا گیا یہانتک کہ اس طبقہ میں آیا جس میں پیدا ہوا۔ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حدیث ۵۶ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

خرجت من افضل حیین	میں عرب کے دو سب سے افضل

من العرب هاشم وزهره	قبیلوں بنی ہاشم و بنی زہرہ سے پیدا ہوا

رواہ ابن عساکر عنہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حدیث ۷۵ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔ جب معد بن عدنان کی اولاد میں ۴۰ مرد ہو گئے ایک بار انہوں نے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے لشکر پر حملہ کر کے مال لے لیا۔ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اُن کے ضرر کی دعا فرمائی رب عزوجل نے وحی بھیجی اے موسیٰ انھیں بد دعا نہ دو کہ انھیں میں سے وہ نبی امی بشیر و نذیر ہو گا جو میرا پیارا ہے اور انھیں میں سے امتِ مرحومہ محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہو گی جو مجھ سے تھوڑے رزق پر راضی اور میں اُن سے تھوڑے عمل پر راضی ہوں گا۔ فقط ایمان پر انھیں جنت دوں گا کہ ان میں ان کے نبی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں گے صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جو با وصف کمال رعب دار ہونیکے متواضع ہونگے۔

اخرجتہ من غیر جل من امتہ قریش ثم اخرجتہ من بنی ھاشم صفوۃ قریش	میں نے اُن کو سب سے بہتر گروہ قریش سے پیدا کیا پھر قریش میں انکے برگزیدہ بنی ہاشم سے وہ بہتر سے بہتر ہیں اور ان کے امتی انکی طرف پھرنے والے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۵۸ و ۵۹ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

اتانی جبریل فقال یا محمد
ان اللہ بعثنی فطفت
شرق الارض وغربہا وسہلہا
وجبلہا فلم اجد حیا خیرا
من العرب ثم امرنی فطفت
فی العرب فلم اجد حیا خیرا
من مضر ثم امرنی فطفت
فی مضر فلم اجد حیا خیرا من
کنانۃ ثم امرنی فطفت
فی کنانۃ فلم اجد حیا
خیرا من قریش ثم امرنی
فطفت فی قریش فلم اجد حیا
خیرا من بنی ہاشم ثم امرنی

جبریل نے حاضر ہو کر مجھ سے عرض کی
کہ اللہ عزوجل نے مجھے بھیجا میں نے زمین
کے پورب پچھم نرم وکوہ ہر حصے
میں پھرا کوئی قبیلہ عرب سے بہتر
نہ پایا پھر اس نے مجھے حکم دیا کہ
میں نے تمام عرب کا دورہ کیا تو کوئی
قبیلہ مضر سے بہتر نہ پایا پھر حکم فرمایا
میں نے مضر میں تفتیش کی کوئی قبیلہ
کنانہ سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا میں
نے کنانہ میں گشت کیا کوئی قبیلہ
قریش سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا
میں قریش میں پھرا کوئی قبیلہ بنی
ہاشم سے بہتر نہ پایا پھر حکم دیا
کہ میں سب میں بہتر نفس تلاش
کروں تو کوئی جان حضور کی

اختار فی انفسهم فلم اجد فیها نفسا خیرا من نفسک — جان سے بہتر نہ پائی صلے اللہ تعالٰے علیک وسلم۔

رواہ الامام الحکیم عن الامام الصادق عن الامام الباقر وصدرہ الی مقر الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنهم

حدیث ۶۶ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم۔

قال لی جبریل قلبت مشارق الارض ومغاربها فلم اجد افضل من محمد صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم وقلبت مشارق الارض ومغاربها فلم اجد حی افضل من بنی ہاشم — میں نے زمین کے پورب پچھم سب تلپٹ کئے کوئی شخص محمد صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے افضل نہ پایا نہ کوئی قبیلہ بنی ہاشم سے بہتر۔

رواہ الحاکم فی الکنٰی وابن عساکر عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالٰے عنها بسند صحیح

حدیث ۶۷ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم

الخلافۃ فی قریش — خلافت قریش میں ہے

رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر عن عتبۃ بن عبد رضی اللہ تعالٰے عنہ بسند صحیح۔

ہم نے ان احادیث کو اسی مضمون سے شروع کیا تھا اور اسی پر ختم کیا کہ اول با آخر نسبتے دارد۔ اب بعض دیگر احکام میں فرق دکھا کر اخلاق فاضلہ پھر نفع اخروی کی طرف توجہ کریں تین حکم تو یہ تھے۔ نکاح، امامت صغریٰ۔ امامت کبریٰ۔ حکم چہارم عرب کبھی بحال کفر بھی غلام نہ بنائے جائیں گے۔ حکم پنجم ان کے مشرکوں پر جزیہ نہ رکھا جائے گا کہ ان میں جو غلام نہ بن سکے اس پر جزیہ بھی نہیں۔ حکم ششم ان کی زمین سے کبھی خراج بھی نہ لیا جائے گا وہ بہرحال عشری ہے درمختار میں ہے قتل الاساری ان شاء ان لم یسلموا او استرقھم او ترکھم احرار ذمۃ لنا الا مشرکی العرب اسی کے فصل فی الجزیۃ میں ہے توضع علی کتابی ومجوسی ووثنی عجمی لجواز استرقاقہ فجاز ضرب الجزیۃ علیہ لا علی وثنی عربی اسی کے باب العشر میں ہے ارض العرب عشریۃ رد المحتار میں ہے لانہ کما لا رق علیھم لا خراج علی اراضیھم نھر وتمامہ فی الفتح۔

حدیث ۲۲ کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے غزوۂ اوطاس میں فرمایا۔

لو کان ثابتا علی احد من العرب رق کان الیوم	اگر کوئی عرب غلام بن سکتا تو آج بنایا جاتا۔

رواه الطبرانی والبیهقی عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حکم ہفتم نہایہ وتبیین وشامی وفتح ودرر وغیرہا میں ہے۔

تعزیر اشراف الاشراف وهم العلماء والعلویة بالاعلام بان یقول له القاضی بلغنی انك تفعل کذا فینزجر به

یعنی علماء وسادات سب سے اعلےٰ درجے کے اشراف ہیں ان سے اگر کوئی تقصیر موجب تعزیر واقع ہو کہ اراذل کرتے تو ضرب وحبس کے مستحق ہوتے ان کے لئے اس قدر بس ہے کہ قاضی کہے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ ایسا کام کرتے ہیں اسی قدر اُن کے زجر کو بس ہے۔

حدیث ۴۳ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

اقیلوا الکرام عثراتهم

کریموں کی لغزشوں سے درگزر کرو۔

رواه ابن عساکر عن ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا قطعة من حدیث۔

حدیث ۴۴ تا ۴۶ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

تجافوا عن عقوبة ذی المروءة الا فی حد من حدود اللہ تعالےٰ

اصحاب مروت کی لغزشوں سے درگزر کرو مگر حدود الٰہیہ سے کسی میں

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن زید بن ثابت وعدہ لہ فی کتاب مکارم اخلاق ولابی بکربن المرزبان فی کتاب المروأۃ عن ابن عمر وبمعناہ مع زیادۃ لهذا عن الامام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنهم وفی الباب غیرهم

حدیث ۶۰ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

اقیلوا ذوی الہیأت عثراتهم الا الحدود	عزت داروں کی لغزشیں معاف کرو مگر حدود

رواہ احمد والبخاری فی الادب المفرد ابوداؤد عن ام المومنین الصدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

تذییل حدیث ۶۰ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

لا یقوم الرجل من مجلسہ الا لبنی ہاشم	آدمی اپنی جگہ چھوڑ کر کسی کے لئے نہ اٹھے سوا بنی ہاشم کے

رواہ الخطیب عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ

دوسری روایت میں ہے۔ یقوم الرجل من مجلسہ لاخیہ الابنی ہاشم لایقومن لاحد	ہر شخص اپنے بھائی کے لئے اپنی مجلس سے اٹھے مگر بنی ہاشم کسی کیلئے نہ اٹھیں

رواہ عنہ الطبرانی فی الکبیر والخطیب

اخلاق فاضلہ

مشاہدہ شاہد اور تجربہ گواہ ہے کہ شریف قومیں بحیثیت مجموعی دیگر اقوام سے حیا۔ حمیت۔ تہذیب۔ مروت۔ سخا۔ شجاعت۔ سیر چشمی فتوت۔ حوصلہ۔ صفاتِ قریحت وغیرہا بکثرت اخلاق حمیدہ موہوبہ مکسوبہ میں زائد ہوتی ہیں اور سب کا آدم وحوا علیہما الصلاۃ والسلام ایک ماں باپ سے ہونا جس طرح تفاوت افراد کا نافی نہیں ایک آدمی لاکھ کے برابر ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس شیٔ خیرا من الف مثلہ الا الانسان اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والضیاء فی المختارۃ عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

یوہیں تفاوت اصناف واقوام کا منافی نہیں قریش کی جرأت شجاعت سماحت فتوت قوت شہامت اسلام وجاہلیت دونوں میں شہرۂ آفاق رہی ہے اور ان میں بالخصوص بنی ہاشم یوں ہی جاہلیت میں بنی باہلہ خست ودناءت سے معروف تھے حتیٰ قال قائلہم ؎

اذا کانت النفس من باہلہ ولا آخر   ولا ینفع الاصل من بنی ہاشم

اذا قيل للكلب يا با هلي

عوى الكلب من شوم هذا النسب

اسی تفاوت وہمت کے باعث ہے کہ دنیا و دین دونوں کی سلطنتیں یعنی سلطنت ملک و سلطنتِ علم ہمیشہ شریف ہی اقوام میں رہی دوسری قوموں کا اس میں حصہ معدوم یا کالمعدوم ہے۔ عجم میں جو شریف قومیں تھیں اور ہیں خصوصاً اہلِ فارس حدیث ۵۸ کے تتمہ میں ہے وخیر العجم الفارس تو مصداق حدیث صحیح۔

لوكان العلم معلقا بالثريا ليناله رجل من اهل فارس

علم اگر ثریا پر (کہ آٹھویں آسمان کے ستاروں سے ہے) آویزاں ہوتا تو ایک مرد فارسی وہاں سے بھی لے آتا۔

اصل الحديث فی الصحيحين عن ابی هريرة رضی الله تعالٰی عنه ولفظ مسلم لوكان الايمان عند الثريا لذهب به رجل من ابناء فارس حتى يتناوله

اعنی امام الائمہ مالک الازمہ کاشف الغمہ سراج الامہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فارسی ہونا کیا مضر خصوصاً اولاد کسریٰ کہ فارس کی اعلیٰ نسل شمار ہوتی ہے جو ہزار ہا سال صاحب تاج

وتحنت رہی او ر ان کی مجوسیت شریف قوم گنے جانے کے منافی نہیں جیسے کہ قریش زمانہ جاہلیت میں بُت پرست تھے اور بلاشبہ وہ تمام جہان کی اقوام سے افضل قوم ہے۔ انھیں فارسیوں میں امام بخاری ہیں رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ یوں ہیں خراسانی کہ وہ بھی فارسی ہیں بلکہ تیسر میں مذہر حدیث لوکان الایمان عند الثریا لتناولہ رجال من فارس ہے۔ قیل اراد بفارس ھنا اھل خراسان۔

اور نسبت بلاد مثل خراسان و بلخ و مرو وتتر کا ذکر خارج از بحث ہے شرافت و دناءت کسی شہر کی سکونت پر نہیں نہ بعض اکابر کا کوئی پیشہ کرنا اس کے جواز سے زائد پر دلیل نہ نادر پر حکم فرق ہے اس میں کہ فلاں امام نے نساجی کی اور فلاں نساج کہ قوم نساجین سے تھا امام ہوگیا تمام انبیا علیہم الصلاۃ والسلام نے بکریاں چرائیں اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ فلاں گڈریا نبی ہوگیا اور سو بات کی ایک بات وہ ہے جس کی طرف ہم نے صدر کلام میں اشارہ کیا کہ موازنہ بحیثیت مجموعی ہے نہ فرداً فرداً اور حکم کے لئے غالب بلکہ اغلب کافی اور شک نہیں کہ یوں اخلاق فاضلہ میں شریف قوموں کا حصہ غالب ہے اور احادیث کثیرہ اسپر ناطق متعدد احادیث سے گزرا کہ ایک قریش کی قوت دو مردوں کے برابر ہوتی ہے اور ایک قریشی کی امانت دو آدمیوں کے مثل۔

حدیث ۶۹ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

اذا اختلف الناس فالعدل فی مضر۔

جب لوگ مختلف ہوں تو عدل قوم مضر میں ہے جن میں سے قریش ہیں۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما وھو لابن ابی شیبۃ غیر بلفظ فالحق۔

حدیث ۷۰ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

قسم الحیاء عشرۃ اجزاء فتسعۃ فی العرب وجزء فی سائر الناس۔

حیا کے دس حصے کئے گئے ان میں سے نو حصے عرب میں ہیں اور ایک باقی تمام لوگوں میں

رواہ الخطیب فی البخلاء عن محمد بن مسلم۔

حدیث ۷۱ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

ان فلانا اھدی الیّ ناقۃ فعوضتہ منھا ست بکرات فظل ساخطا لقد ھممت ان لا اقبل ھدیۃ الا من قریشی او انصاری او ثقفی اودوسی۔

بیشک فلاں شخص نے ایک ناقہ نذر دیا تھا میں نے اس کے بدلے چھ جوان ناقے عطا فرمائے اور وہ ناراض ہی رہا۔ بیشک میرا ارادہ ہوا کہ یہ ہدیہ قبول نہ کروں مگر قریشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی کا

کہ وہ اپنے کرمِ اخلاق و شرافت کے باعث کمینوں کی طرح ہدیہ پر زیادہ معاوضہ کے نگراں نہیں رہتے۔

قالہ المناوی فی التیسیر والحدیث رواہ احمد والترمذی والنسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ بسند صحیح۔

حدیث ۱۱: حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

لایملی مصاحفنا الا غلمان قریش وغلمان ثقیف۔	ہمارے مصحف نہ لکھیں مگر قریش وثقیف کے لڑکے (یہ باب امانت سے ہوا)

رواہ ابو نعیم عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

حدیث ۱۳ و ۱۴: فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

ان قریش اھل صدق وامانۃ فمن بلغ لھم العوا ثر اکبہ اللہ علی وجھہ	بیشک قریش راستی وامانت والے ہیں تو جو ان کی لغزشیں چاہے اللہ اُسے مونھ کے بل اوندھا کردے

رواہ الامام الشافعی وابوبکر بن ابی شیبۃ والامام احمد والبخاری فی الادب المفرد وابن جریر والشاشی والطبرانی والضیاء عن رفاعۃ بن رافع الزرقی وابن البخاری عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنھم۔

حدیث ۵۰، کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

ان فیھم لخصالا اربعۃ انھم اصلح الناس عند فتنۃ واسرعھم اقامۃ بعد مصیبۃ واوسکھم کرۃ بعد فرۃ وخیرھم لمسکین ویتیم وامنعھم من ظلم المملوک

یعنی قریش یا بنی ہاشم میں چار خصلتیں ہیں فتنہ کے وقت وہ سب سے زائد صلاح پر ہوتے اور مصیبت کے بعد سب سے پہلے ٹھیک ہو جاتے اور لڑائی میں پسپا بھی ہوں تو سب سے جلد تر دشمن پر پلٹ پڑتے ہیں اور مسکین ویتیم ومملوک کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن المستور والفھری رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حدیث ۵۱، تا ۵۳، فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

خیر نساء رکبن الابل صالح نساء قریش احناہ علے ولد فی صغرہ وارعاہ علی زوج فی ذات یدہ

عرب کی سب عورتوں میں بہتر قریش کی نیک بی بیاں ہیں اپنے چھوٹے بچے پر سب سے زیادہ مہربان اور اپنے شوہر کے مال کی سب سے بڑھکر نگہبان

رواہ احمد والبخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ وابوبکر

بن ابی شیبۃ عن مکحول مرسلا و ابن سعد فی طبقاتہ عن ابن ابی نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔

حدیث ۷۹ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

الناس معادن کمعادن الذھب والفضۃ والعرق دساس وادب السوء کعرق السوء

جیسے سونے چاندی کی مختلف کانیں ہوتی ہیں یوں ہی آدمیوں کی ہیں اور رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے اور برا ادب بری رگ کی طرح ہے ۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان والخطیب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۔

یہیں سے کہتے ہیں کہ ع

اصل بد از خطا نہ کند

حدیث ۸۰ تا ۸۲ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تخیروا لنطفکم فانکحوا الاکفاء وانکحوا الیھم وفی لفظ فان النساء یلدن اشباہ اخوانھن واخواتھن

اپنے نطفہ کے لئے اچھی جگہ تلاش کرو کفو میں بیاہو اور کفو سے بیاہ کرلاؤ کہ عورتیں اپنے ہی کنبہ کے مشابہ جنتی ہیں ۔

رواہ ابن ماجۃ والحاکم والبیھقی والحاکم فی السنن

رہا للفظ الآخر ابن عدی وابن عساکر کلھم عن ام المومنین الصدیقہ وصدرہ عند تمام والضیاء وابی نعیم فی الحلیۃ عن انس وعند ابن عدی والدیلمی عن ابن عمر۔

حدیث ۸۳۔ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالے علیہ وسلم

تزوجوا فی الحجر الصالح فان العرق دساس ؛	اچھی نسل میں شادی کرو کہ رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے

رواہ ابن عدی والدارقطنی عن انس رضی اللہ تعالے عنہ

حدیث ۸۴ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالے علیہ وسلم۔

ایاکم وخضراء الدمن المرأۃ الحسناء فی المنبت السوء	گھوڑے کی ہریالی سے بچو۔ بری نسل میں خوبصورت عورت

رواہ الرامہرمزی فی الامثال والدارقطنی فی الافراد والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالے عنہ

حدیث ۸۵ و ۸۶ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالے علیہ وسلم۔

العرب للعرب اکفاء والموالی للموالی اکفاء الا حائک اوحجام۔	عرب عرب کے کفو ہیں اور موالے موالی کے مگر جولاہہ یا حجم

رواہ البیھقی عن ام المؤمنین وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔

نفعِ آخرت

ظاہر ہے کہ اخلاق فاضلہ باعثِ اعمال صالحہ ہیں اور اعمال صالحہ باعثِ نفعِ آخرت اور اس خصوص میں نصوص بکثرت

حدیث ۷۰ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

قریش علی مقدمۃ الناس یوم القیٰمۃ ولولا ان تبطر قریش لاخبرتہا بما لمحسنہا من الثواب عند اللہ

قریش روز قیامت سب لوگوں سے آگے ہوں گے اور اگر قریش کے اترا جانے کا خیال نہ ہوتا تو میں انھیں بتا دیتا کہ ان کے نیک کے لئے اللہ کے یہاں کیا ثواب ہے

رواہ ابن عدی عن جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حدیث ۸۰ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

ان لواء الحمد یوم القیٰمۃ بیدی وان اقرب الخلق من لوائی یومئذ العرب

بیشک روز قیامت لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور بیشک اس دن تمام مخلوق میں میرے نشان سے

زیادہ قریب عرب ہوں گے۔

رواہ الامام الترمذی الحکیم و الطبرانی فی الکبیر والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

حدیث ۸۹ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

اول من اشفع لہ یوم القیٰمۃ من امتی اھل بیتی ثم الاقرب فالاقرب الی قریش ثم الانصار ثم من آمن بی واتبعنی من الیمن ثم من سائر العرب ثم الاعاجم ومن اشفع لہ اولا افضلُ

روز قیامت میں سب سے پہلے اپنے اہلِ بیت کی شفاعت فرماؤں گا۔ پھر درجہ بدرجہ جو زیادہ نزدیک ہیں قریش تک پھر انصار پھر وہ اہلِ یمن جو کہ مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی پھر باقی عرب پھر اہلِ عجم اور میں جس کی شفاعت پہلے کروں وہ افضل ہے

رواہ الطبرانی فی الکبیر والدارقطنی فی الافراد والمخلص فی الفوائد عن ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما۔

حدیث ۹۰۔ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

لوانی اخذت بحلقۃ باب الجنۃ میں دروازہ بہشت کی زنجیر

مابدأت الا بکم یا بنی هاشم

ہاتھ میں لوں تو اے بنی ہاشم پہلے تمھیں سے شروع کروں

رواہ الخطیب عن انس بن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہ۔

حدیث ۹۱- کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اترون انی اذا تعلقت بحلق ابواب الجنة اوثر علی بنی عبد المطلب احدا

کیا یہ خیال کرتے ہو کہ جب میں درہائے جنت کی زنجیر ہاتھ میں لوں گا اس وقت اولاد عبد المطلب پر کسی اور کو ترجیح دوں گا

رواہ ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما۔

حدیث ۹۲ تا ۹۴ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم۔

کل سبب ونسب منقطع یوم القیٰمة الا سببی ونسبی

ہر علاقہ اور رشتہ روز قیامت قطع ہوجائے گا مگر میرا علاقہ اور رشتہ

رواہ البزار والطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک وصححہ وقال الذهبی اسنادہ صالح والدارقطنی والبیهقی فی السنن والضیاء فی المختارة عن امیر المؤمنین عمر والطبرانی عن ابن عباس وعن المسور بن مخرمة رضی اللہ تعالٰے عنہم وهو عند احمد والحاکم والبیهقی

عن المسور فی حدیث اولہ فاطمۃ بضعۃ منی وحدیث الفاروق مع قصۃ تزوجہ سیدتنا ام کلثوم بنت علی رضی اللہ تعالٰی عنہم رواہ سعید بن منصور فی سننہ وابن سعد فی الطبقات وابونعیم فی المعرفۃ وابن عساکر بطرق وابن راھویہ مختصرا۔

حدیث ۹۵ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم۔

کل نسب وصھر ینقطع یوم القیمۃ الا نسبی وصھری	ٹوپی اور پاکچے کے سب رشتے قیامت میں منقطع ہوجائیں گے مگر میرے رشتے۔

رواہ ابن عساکر عن عبد اللہ بن امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے لوگوں کو جمع کیا اور منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا۔

ما بال اقوام یزعمون ان قرابتی لا تنفع کل سبب ونسب ینقطع الا نسبی وسببی فانہا موصولۃ فی الدنیا	کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ زعم کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دیگی ہر علاقہ ورشتہ قیامت میں منقطع ہوجائے گا مگر میرا رشتہ وعلاقہ

والاخرة۔	کہ دنیا وآخرت میں جڑا ہوا ہے۔
رواہ البزار۔	

دوسری حدیث صحیح میں یوں ہے حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے برسر ممبر فرمایا۔

مابال رجال یقولون ان رحم رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم لا تنفع قومہ یوم القیمۃ واللہ ان رحمی موصولۃ فی الدنیا والاخرۃ	کیا خیال ہے ان شخصوں کا کہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی قرابت روز قیامت ان کی قوم کو نفع نہ دے گی۔ خدا کی قسم میری قرابت دنیا وآخرت میں پیوستہ ہے۔

رواہ الحاکم عن ابی سعید الحذری رضی اللہ تعالے عنہ وصححہ ابن حجر فی غیر مقام۔

حدیث ۹۷ تا ۱۰۱ کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا

مابال اقوام یزعمون ان رحمی لا تنفع بل حتی حاء وحکم	کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ گمان کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دیگی ہاں نفع دے گی یہاں تک کہا کہ

حامر وحکم دو قبیلۂ یمن کو

رواہ الحاکم وابن عساکر عن ابی بردۃ ومعناہ عند الطبرانی
وابن مندۃ والدیلمی عن ابی ھریرۃ وابن عمر وعمار معًا
رضی اللہ تعالےٰ عنھم اجمعین وبوجہ آخر عند الطبرانی
فی الکبیر عن ام ھانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ وسیاتی۔

حدیث ۱۰۲ تا ۱۰۳ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

رایت کانی دخلت الجنۃ
لجعفر درجۃ فوق درجۃ
زید فقلت ماکنت اظن ان
زید ادون جعفر فقال جبریل
زید الیس بدون جعفر ولکنا
فضلنا جعفر لقرابۃ منک۔

میں جنت میں گیا تو ملاحظہ فرمایا
کہ جعفر بن ابی طالب کا درجہ زید
بن ثابت کے درجہ سے اوپر ہے
میں نے کہا مجھے گمان نہ تھا کہ زید
جعفر سے کم ہے۔ جبریل نے عرض کی
زید جعفر سے تو کم نہیں مگر ہم نے
جعفر کا درجہ اس لئے زیادہ کیا ہے
کہ آپ کو حضور سے قرابت ہے۔

رواہ الحاکم عن ابن عباس وابن سعد فی الطبقات
عن محمد بن عمر بن علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنھم
مرسلا وھذا اللفظ متفق بینھما فلیخیل۔

حدیث ۱۰۴ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

من قرأ القرآن فاستظهره	جس نے قرآن حفظ کیا اور اس کے
فاحل حلالہ وحرم حرامہ	حلال کو حلال حرام کو حرام ٹھہرایا
ادخلہ اللہ بہ الجنۃ و	اللہ تعالےٰ اس کی برکت سے اُسے
شفعہ فی عشرۃ من اھل	جنت میں داخل کرے گا اور اسے
بیتہ کلھم قد وجبت لہ النار	اس کے گھر والوں سے ایسے دس کا
	شفیع بنائے گا جن کے لئے دوزخ
	واجب ہوچکی تھی۔

رواہ ابن ماجۃ والترمذی عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ

حدیث ۱۰۵ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

الحاج یشفع فی اربعمأتہ من	چار سو عزیزوں قریبوں کے حق میں
اھل بیت اَوْقال من اھل	حاجی کی شفاعت قبول ہوگی۔
بیتہ ویخرج من ذنوبہ	حاجی گناہ سے ایسا نکل جاتا ہے
کیوم ولدتہ امہ	جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے
	پیدا ہوا تھا۔

رواہ البزار عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۱۰۶ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

الشهید یشفع فی سبعین من اهل بیتہ	شہید کی شفاعت اس کے ستر اقارب کے بارے میں قبول ہوگی

رواہ ابوداؤد وابن حبان فی صحیحہ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

حدیث ۱۰۷ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم

الشهید یغفر لہ فی اول دفعۃ من دمہ ویتزوج حوران ویشفع فی سبعین من اهل بیتہ	شہید کے بدن سے پہلی بار جو خون نکلتا ہے اس کے ساتھ ہی اس کی مغفرت فرما دی جاتی ہے اور روح نکلتے ہی دو حوریں اس کی خدمت کو آجاتی ہیں اور اپنے گھر والوں سے ستر اشخاص کی شفاعت کا اسے اختیار دیا جاتا ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط بسند حسن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰے عنہ۔

حدیث ۱۰۸ و ۱۰۹ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم

ان الشهید عند اللہ سبع خصال (الی ان قال)	بیشک شہید کے لئے اللہ کے یہاں سات کرامتیں ہیں منجملہ یہ کہ

ویشفع سبعین انسانا من اقاربہ	اس کے اقربا سے ستر شخصوں کے حق میں شفیع بنایا جائے گا۔

رواہ احمد بسند حسن والطبرانی فی الکبیر عن عبادۃ بن الصامت والترمذی وصححہ وابن ماجۃ عن المقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالے عنہما

حدیث ۱۱۰ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

یصف الناس یوم القیمۃ صفوفا فیمر الرجل من النار علی رجل من اھل الجنۃ فیقول یا فلاں اما تذکر یوم استسقیت فسقیتک شربۃ فیشفع لہ ویمر الرجل فیقول اما تذکر یوم ناولتک طھورا فیشفع لہٗ فیقول یا فلاں اما تذکر یوم بعثتنی فی حاجۃ کذا فذھبت لک فیشفع لہٗ	لوگ روز قیامت پرے باندھے ہوں گے ایک دوزخی ایک جنتی پر گزرے گا اس سے کہے گا کیا آپ کو یاد نہیں آپ نے ایک دن مجھ سے پانی پینے کو مانگا میں نے پلایا تھا اتنی بات پر وہ جنتی اُس دوزخی کی شفاعت کرے گا ایک دوسرے پر گزرے گا کہے گا آپ کو یاد نہیں کہ ایک دن میں نے آپ کو وضو کو پانی دیا تھا اتنے ہی پر وہ اس کا شفیع ہو جائے گا ایک کہے گا آپ کو

	یاد نہیں ایک دن آپ نے مجھے فلاں کام کو بھیجا میں چلا گیا تھا اسی قدر پر یہ اس کی شفاعت کریگا۔

رواہ ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

ایک روایت میں ہے کوئی جنتی جھانک کر دوزخی کو دیکھے گا کہ ایک دوزخی اس سے کہے گا آپ مجھے نہیں پہچانتے وہ کہے گا واللہ میں تجھے نہیں پہچانتا افسوس تجھ پر تو کون ہے وہ کہے گا میں وہ ہوں کہ آپ ایک دن میری طرف ہو کر گزرے اور مجھ سے پانی مانگا اور میں نے پلا دیا تھا اس کے صلہ میں اپنے رب کے حضور میری شفاعت کیجئے وہ جنتی اللہ عزوجل کے زائروں میں اس کے حضور حاضر ہو کر یہ حال عرض کرے گا کہے گا

یارب فشفعنی فیہ	اے رب میرے تو تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما
فیشفعہ اللہ فیہ	مولےٰ عزوجل اس کے حق میں اسکی شفاعت قبول فرمائے گا۔

رواہ ابوالعلی عنہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ

جب مقبولانِ خدا سے اتنا سا علاقہ کہ کبھی ان کو پانی پلا دیا یا

وضو کو پانی دیدیا یا عمر میں اس کا کوئی کام کر دیا آخرت میں ایسا نفع دیگا تو خود ان کا جزء ہونا کس درجہ نافع ہونا چاہیئے۔ بلکہ دنیا و آخرت میں صالحین سے علاقہ نسب کا نافع ہونا قرآن عظیم سے ثابت ہے۔

واما الجدار فکان لغلمین یتیمین فی المدینۃ وکان تحتہ کنز لھما وکان ابوھما صلحا فاراد ربک ان یبلغا اشدھما ویستخرجا کنزھما رحمۃ من ربک

وہ دیوار شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک تھا تو میرے رب نے اپنی رحمت سے چاہا کہ یہ اپنی جوانی کو پہونچیں اور اپنا خزانہ نکالیں۔

خضر علیہ الصلاۃ والسلام نے جو ایک دیوار گرتے دیکھی اور ہاتھ لگا کر اُسے قایم کر دیا اور وہاں والوں نے ان کو اور موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو مہمانی دینے سے انکار کر دیا تھا اور ان کو کھانے کی حاجت اس پر موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے کہا کہ آپ چاہتے تو اس پر اجرت لیتے خضر علیہ الصلاۃ والسلام نے اس کا یہ جواب دیا کہ یہ دیوار دو یتیموں کی ہے جو ایک مرد صالح کی اولاد ہیں اور اس کے نیچے ان کا خزانہ ہے۔ دیوار گر جاتی تو خزانہ ظاہر ہو جاتا لوگ لیجاتے لہٰذا آپ کے رب عزوجل نے اپنی رحمت سے چاہا کہ دیوار قایم اور خزانہ محفوظ رہے کہ وہ جوان ہو کر

نکالیں۔ ان کے صالح باپ کے صدقہ میں ان پر یہ رحمت ہوئی۔
علماء فرماتے ہیں کہ وہ ان بچوں کا آٹھواں یا دسواں باپ تھا۔

حدیث ۱۱۱ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہیں۔

حفظ لصلاح ابیھما وما ذکر	ان کے باپ کی صلاح کا لحاظ فرمایا گیا
عنھما صلاحا	ان کی اپنی صلاح کا کوئی لحاظ نہ فرمایا

یعنی وہ اگرچہ خود بھی صالح ہوں اور کیوں نہ ہونگے کہ ان کے لئے یہ خزانہ لازوال محفوظ رکھا گیا تھا سونے کی تختی پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا اور کچھ نصائح و مواعظ کما رواہ ابن ابی حاتم و مردویہ فی تفاسیرھما عن ابی ذر وھذا عن علی رضی اللہ تعالے عنہما کلاھما عن رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم والشیرازی فی الالقاب والخرائطی فی قمع الحرص وابن عساکر فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما من قولہ مگر یہ ان کی صلاح کا سبب تھا نہ کہ نتیجہ۔ نتیجہ ان کے باپ کی صلاح کا تھا رواہ الامام عبد اللہ بن المبارک والامام احمد فی الزھد وسعید ابن منصور فی سننہ وابن المنذر وابی حاتم فی تفسیر یھما والحاکم فی المستدرک۔

حدیث ۱۱۲ تا ۱۱۴۔ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ان اللہ یصلح بصلاح الرجل	بیشک اللہ تعالے آدمی کی صلاح سے

ولدہ وولد ولدہ ویحفظہ فی ذریتہ والد ویرات حولہ فمایزالون فی ستر من اللہ وعافیۃ	اس کی اولاد اور اولادِ اولاد کی اصلاح فرما دیتا ہے اور اس کی نسل اور اس کے ہمسایوں میں اس کی رعایت فرماتا ہے کہ اللہ کی طرف سے پردہ پوشی وامان میں رہتے ہیں۔

رواہ ابن مردویہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما من قولہ وھذا لفظہ والمرفوع بمعناہ ونحوہ لابن المبارک وابن ابی شیبۃ عن محمد بن المنکدر وقفا۔

حدیث ۱۱۵۔ کعب احبار نے فرمایا۔

ان اللہ یخلف العبد المومن فی ولدہ ثمانین عاما رواہ احمد فی الزھد۔	اللہ تعالٰی بندۂ مومن کی اولاد میں اسی برس تک اس کی رعایت کرتا ہے

حدیث ۱۱۶۔ سیدنا عیسٰی ابن مریم علیہما الصلاۃ والسلام نے فرمایا

طوبی لذریۃ المؤمن ثم طوبی لھم کیف یحفظون من بعدہ	مومن کی ذریت کے لئے خوبی وخوشی ہے پھر خوبی وخوشی ہے کیسی اس کے بعد ان کی حفاظت ہوتی ہے۔

اس پر خیثمہ نے وہی آیت تلاوت کی وکان ابوھما صالحا

اخرجہ ابن ابی شیبۃ واحمد فی الزھد وابن ابی حاتم عن خیثمہ۔

ؔقال اللہ عزوجل والذین اٰمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم وما التنھم من عملھم من شیٔ۔

اور وہ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد ایمان میں ان کی تابع ہوئی۔ ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ کیا۔

حدیث ۱۷۱ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

ان اللہ یرفع ذریۃ المومن الیہ فی درجتہ وان کانوا دونہ فی العمل لتقربھم عینہ	بیشک اللہ تعالےٰ مومن کی ذریت کو اس کے درجہ میں اس کے پاس اٹھا لے گا اگرچہ وہ عمل میں اس سے کم ہو تا کہ اُن سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

پھر یہی آیہ کریمہ من شیٔ تک تلاوت کی اور اسکی تفسیر میں فرمایا

ما انقصنا الاٰباء بما اعطینا البنین	ہم نے جو اولاد کو عطا کیا اس کے سبب والدوں کو کچھ اجر کم نہ فرمایا

رواہ البزار وابن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنھما عن النبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وھو عند سعید

بن منصور وھنا وابناء جریر والمنذر وابی حاتم والحاکم والبیھقی فی سننہ عنہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ من قولہ۔

حدیث ۱۱۸ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اذا دخل الرجل الجنۃ سئل عن ابویہ وذریتہ وولدہٖ فیقال انھم لم یبلغوا درجتک وعملک فیقول یارب قد عملت لی ولھم فیؤمر بالحاقھم بہ

جب آدمی جنت میں جائے گا اپنے ماں باپ بچوں اور اولاد کو پوچھے گا ارشاد ہوگا کہ وہ تیرے درجہ اور عمل کو نہ پہونچے عرض کریگا اے رب میرے میں نے اپنے اور ان کے سب نفع کے لئے اعمال کئے تھے اس پر حکم ہوگا کہ وہ اس سے ملا دیئے جائیں۔

اس کی تصدیق میں عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آیت مذکورہ کی تلاوت کی رواہ عنہ الطبرانی وابن مردویہ

حدیث ۱۱۹۔ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کریمہ مذکورہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

ھم ذریۃ المؤمن یموتون علی الاسلام فان کانت منازل آبائھم ارفع من

یہ ذریت مومن کا حال ہے جو اسلام پر مریں اگر ان کے باپ دادا کے درجے ان کی منزلوں سے بلند تر

منا ألتنٰهم لحقوا بابائهم ولم ینقصوا من اعمالهم التی عملوا شیئا

ہوئے تو یہ اپنے باپ دادا سے ملادیئے جائیں گے اور ان سے کے اعمال میں کوئی کمی نہ ہوگی

رواہ عنہ ابن ابی حاتم۔

جب عام صالحین کی صلاح ان کی نسل واولاد کو دین و دنیا و آخرت میں نفع دیتی ہے تو صدیق وفاروق وعثمان وعلی وجعفر وعباس و انصار کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی صلاح عظیم کا کیا کہنا جن کی اولاد میں شیخ صدیقی وفاروقی وعثمانی وعلوی وجعفری وعباسی وانصاری ہیں یہ کیوں نہ اپنے نسب کریم سے دین و دنیا وآخرت میں نفع پائینگے پھر اللہ اکبر حضرات علیہ سادات کرام اولاد امجاد حضرت خاتون جنت بتول زہرا کہ خود حضور پُرنور سید الصالحین سید العالمین سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں کہ ان کی شان تو ارفع واعلیٰ وبلند و بالا ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور رکھے اے نبی کے گھر والو اور تمہیں ستھرا کردے خوب پاک فرماکر۔

حدیث ۱۲۰ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

ان فاطمۃ احصنت فرجہا فحرمہا اللہ وذریتہا علی النار

بیشک فاطمہ نے اپنی حرمت نگاہ رکھی تو اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اس کی تمام نسل کو آگ پر حرام فرما دیا۔

رواہ تمام فی فوائدہ والبزار وابویعلی والطبرانی والحاکم وصححہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۱۲۱ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سالت ربی ان لا یدخل احدا من اہل بیتی النار فاعطانیہا

میں نے اپنے رب عزوجل سے مانگا کہ میرے اہلِ بیت سے کسی کو دوزخ میں نہ لیجائے اس نے میری یہ مراد عطا فرمائی۔

رواہ ابوالقاسم بن بشران فی امالیہ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن الصحابۃ جمیعا۔

حدیث ۱۲۲ ۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول زہرا سے فرمایا۔

ان اللہ غیر معذبک ولا ولدک

بیشک اللہ تعالیٰ نہ تجھے عذاب فرمائے گا نہ تیری اولاد کو

رواہ الطبرانی بسند صحیح عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حدیث ۱۲۳ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

انما سمیت فاطمۃ لان اللہ تعالےٰ فطمھا وذریتھا عن النار یوم القیمۃ

فاطمہ زہرا کا فاطمہ نام اس لئے ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے اُسے اور اس کی نسل کو قیامت میں آگ سے محفوظ فرما دیا

رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حدیث ۱۲۴ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کریمہ ولسوف یعطیک ربک فترضےٰ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

من رضا محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ان لا یدخل احد من اھل بیتہ النار

یعنی اللہ عزوجل حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے وعدہ فرماتا ہے کہ بیشک عنقریب تمھیں تمہارا رب اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے اور حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی رضا میں یہ ہے کہ حضور کے اہلِ بیت سے کوئی شخص دوزخ میں نہ جائے۔

رواہ ابن جریر عنہ من طریق اسدی۔

حدیث ۱۲۵ - فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

وعد نی ربی فی اهل بیتی من اقر منهم بالتوحید ولی بالبلاغ ان لا یعذبهم

میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت سے جو شخص اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت پہ ایمان لائے گا اُسے عذاب نہ فرمائیگا

رواہ الحاکم عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ وصححہ هو ثم ابن حجر فی صواعقہ والحمد للہ رب العلمین۔

حدیث ۱۲۶ و ۱۲۷ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

یا علی ان اول اربعة یدخلون الجنة انا وانت والحسن والحسین وذرارینا خلف ظهورنا

اے علی سب میں پہلے وہ چار کہ جنت میں داخل ہوں گے میں ہوں اور تم اور حسن اور حسین اور ہماری ذریتیں ہمارے پس پشت ہونگی

رواہ ابن عساکر عن علی والطبرانی فی الکبیر عن ابی رافع رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

حدیث ۱۲۸ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

اول من یرد علی الحوض اهل بیتی ومن احبنی من امتی

سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر آنے والے میرے اہل بیت ہیں اور میری امت سے میرے چاہنے والے

رواہ الدیلمی عن علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ۔

حدیث ۱۲۵۔ کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دعا کی

اللّٰھم انھم عترۃ رسولک فھب مسیئھم لمحسنھم و ھبھم لی

الٰہی وہ تیرے رسول کی آل ہیں تو ان کے بدکار اُن کے نکوکاروں کو دے ڈال اور ان سب کو مجھے ہبہ فرما دے۔

پھر فرمایا ففعل مولیٰ تعالےٰ نے ایسا ہی کیا۔ امیر المؤمنین علی نے عرض کی۔ ما فعل کیا کیا؟ فرمایا

فعلہ ربکم بکم و یفعلہ بمن بعدکم

یہ تمہارے ساتھ کیا جو تمہارے بعد آنے والے ہیں ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے گا۔

رواہ الحافظ المحب الطبری عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ۔

تنبیہ نبیہ اقول ان نصوص جلیلہ قرآن عظیم و احادیث نبی کریم علیہ وعلی آلہ افضل الصلاۃ والتسلیم سے روشن ہوا کہ

(۱) حدیث مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ من ابطاء بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ میں نفی نفع مطلق ہے نہ نفی مطلق ورنہ

معاذ اللہ کریمۂ الحقنا بھم ذریتھم کے صریح معارض ہوگی۔

(۲) نہ کہ کریمہ فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتساء لون کہ ایک وقت مخصوص کے لئے ہے الا تری الی قولہ تعالی ولا یتساء لون مع قولہ عزوجل واقبل بعضھم علی بعض یتساء لون روی سعید بن منصور فی سننہ وابناء حمید والمنذر وابی حاتم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال انھا مواقف فاما الموقف الذی لا انساب بینھم ولا یتساء لون عند الصعقۃ الاولی لا انساب بینھم فیھا اذا صعقوا فاذا کانت النفخۃ فاذا ھم قیام یتساء لون۔

(۳) جبکہ احادیث متواترہ سے فضل نسب و فرق احکام و نفع آخرت بلاشبہ ثابت تو امثال حدیث الا لا فضل لعربی علی عجمی ولا لاحمر علی اسود وحدیث انظر فانک لست بخیر من احمر ولا اسود الا ان تفضلہ بتقوی میں مثل کریمہ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم سلب فضل کلی ہے نہ سلب کلی فضل۔

(۴) حدیث لا اغنی عنکم من اللہ شیئا میں نفی اغنائے ذاتی ہے نہ کہ معاذ اللہ سلب اغنائے عطائی۔ کہ احادیث متواترہ شفاعت واجماع اہلِ سنت کے خلاف ہے۔ جیسا کہ وہ طاغی باغی

ہر کش اپنی تقویت الایمان میں لکھتا ہے کہ

"پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنا دیا
کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہو سکتا ہے کہ
اپنے اختیار کی ہو سو یہ میرا مال موجود ہے اس میں
مجھ کو کچھ بخل نہیں اور اللہ کے یہاں کا معاملہ
میرے اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت
نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا سو ہر
کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کرے اور دوزخ
سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے۔"

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس کا ردِّ بلیغ تو فقیر کی کتاب "الامن والعلیٰ لناعتی المصطفیٰ بدافع البلا" میں دیکھئے اور یہاں خاص اس لفظ پر بعض حدیثیں سنئے مسودہ میں حدیث پوری یوں ہے کہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی بہن حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بالیاں ایک بار ظاہر ہو گئیں اس پر ان سے کہا گیا۔ ان محمد الا یغنی عنک من اللہ شیئاً محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں نہ بچائیں گے۔ وہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ واقعہ عرض کیا۔ حضور اقدس

صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا ما بال اقوام یزعمون ان شفاعتی لا تنال اہل بیتی ان شفاعتی لتنال حاء وحکم کیا حال ہے ان لوگوں کا جو زعم کرتے ہیں کہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو نہ پہونچے گی بیشک میری شفاعت ضرور قبیلہ حاء وحکم کو بھی شامل ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ام ہانی رضی اللہ تعالے عنہا۔

حدیث ۹۵ کے بعد جو ایک روایت بزار سے گزری اس کے قصے میں اسی کی نظیر حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ تعالے عنہا کے لئے مروی ہوئی کہ وہ اپنے ایک پسر کی وفات پر آواز رویئیں ان سے وہی کہا گیا ان قرابتک من محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم لا تغنی عنک من اللہ شیئاً۔ محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی قرابت اللہ کے یہاں تمہیں کچھ کام نہ دے گی۔

اس پر حضور انور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم کو جمع فرما کر برسر منبر اس کا رد جلیل ارشاد فرمایا کہ کیا ہوا انھیں جو میری قرابت نافع نہیں بتاتے۔ ہر رشتہ وعلاقہ قیامت میں قطع ہو جائیگا مگر میرا رشتہ وعلاقہ کہ دنیا وآخرت میں پیوستہ ہے۔ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم رواہ کما تقدم البزار امام ابن حجر مکی صواعق

میں فرماتے ہیں ۔ قال المحب الطبری وغیرہ من العلماء انہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم لا یملک لاحد شیئا لا نفعا ولا ضرا لکن اللہ عزوجل یملکہ نفع اقاربہ بل وجمیع امتہ بالشفاعۃ العامۃ والخاصۃ فھو لا یملک الا یملکہ لہ مولاہ کما اشار الیہ بقولہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم غیران لکم رحما سابلھا ببلالھا وکذا معنی قولہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم لا اغنی عنکم من اللہ شیئا ای بمجرد نفسی من غیر ما یکرمنی بہ اللہ تعالےٰ من نحو شفاعۃ او مغفرۃ وخاطبھم بذلک رعایۃ لمقام التخویف والحث علی العمل والحرص علی ان یکونوا اولی الناس حظا فی تقوی اللہ تعالےٰ وخشیتہ ثم اوماء الی حق رحمہ اشارۃ الی اوقال نوع طمانیتہ علیھم وقیل ھذا قبل علمہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم بان الانتساب الیہ تنفع وبانہ یشفع فی ادخال قوم الجنۃ بغیر حساب ورفع درجات آخرین واخراج قوم من النار۔

اسی میں بعض احادیث نفع نسب کریم ذکر کرکے فرماتے ہیں۔

ولا ینافی ھذہ الاحادیث ما فی الصحیحین وغیرھما انہ لما نزل قولہ تعالےٰ وانذر عشیرتک الاقربین فجمع قومہ ثم عم

وخص بقوله لا اغنی عنکم من اللہ شیئاً حتی قال یا فاطمۃ بنت محمد صلے اللہ تعالے علیہ وعلیہا وسلم اما لان ہذہ الروایۃ محمولۃ علی من مات کافرا اوانہا خرجت مخرج التغلیظ والتنفیر او انہا قبل علمہ بانہ یشفع عموماً وخصوصاً۔

علامہ مناوی تیسیر میں زیر حدیث کل سبب ونسب فرماتے ہیں لا یعارضہ قولہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم لاہل بیتہ لا اغنی عنکم من اللہ شیئاً لان معناہ انہ لا یملک لہم نفعا لکن اللہ یملکہ نفعہم بالشفاعۃ فہو لا یملک الا ما ملکہ ربہ

حضرت شیخ محقق قدس سرہ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں۔

"ایں غایت کمال انذار ومبالغہ در آنست والا فضل بعضے ازیں مذکورین ودر آمدن ایشاں بہشت را وشفاعت آں سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم مر عصاۃ امت را چہ جائے اقربائے خویشاں وے باحادیث صحیحہ ثابت شدہ است وبا وجود آں خوف لا ابالی باقیست وایں مقام تقاضائے ایں حال کرد وتواند کہ احادیث فضل وشفاعت بعد ازاں ورود یافتہ باشند وبالجملہ مامور شد ازجانب پروردگار تعالے بانذار پس امتثال کرد ایں امر را

بالجملہ تفاضل انساب بھی یقیناً ثابت اور شرعاً اس کا اعتبار بھی ثابت اور انساب کریمہ کا آخرت میں نفع دینا بھی جزماً ثابت

اور نسب کو مطلقاً محض بے قدر و ضائع و برباد جاننا سخت مردود و باطل خصوصاً اس نظر سے کہ اس کا عموم عرب بلکہ قریش بلکہ بنی ہاشم بلکہ سادات کرام کو بھی شامل اب یہ قول اشد غضب و ہلاک و بوار سے ہائل اور اسی پر نظر فقیر غفرلہ القدیر کو اس قدر تطویل پر حامل کہ نسب عرب نہ کہ قریش نہ کہ ہاشم نہ کہ سادات کرام کی حمایت ہر مسلمان پر فرض کامل۔

حدیث ۱۳۰ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

من لم یعرف عترتی والانصار
والعرب فھو لاحدی ثلث
اما منافق واما لزنیۃ واما
امرؤ حملتہ امہ بغیر طھر

جو میری عترت اور انصار اور عرب کا
حق نہ پہچانے وہ تین حال سے خالی
نہیں یا تو منافق ہے یا حرامی
یا حیضی بچہ۔

رواہ الباوردی وابن عدی والبیھقی فی الشعب واخرون عن علی کرم اللہ تعالٰی وجھہ۔

حدیث ۱۳۱ تا ۱۳۳ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم

ستۃ لعنتھم لعنھم اللہ
وکل نبی مجاب الزائد[۱]
فی کتاب اللہ والمکذب[۲]
بقدر اللہ والمتسلط[۳] بالجبروت

اور چھ شخص ہیں جن پر میں نے لعنت
کی اللہ انھیں لعنت کرے اور ہر
نبی کی دعا قبول ہے۔ کتاب اللہ میں
بڑھانے والا جیسے رافضی کچھ آیتیں

فیعز بذلک من اذل اللہ و
یذل من اعز اللہ والمستحل
لحرم اللہ والمستحل من
عترتی ماحرم اللہ والتارک
لسنتی۔

سو رتیں ہیں پہلے سے جدا بتاتے ہیں۔
اور تقدیر الٰہی کا جھٹلانے والا اور
وہ جو ظلم کے ساتھ تسلط کرے کہ جسے
خدا نے ذلیل بنایا اُسے عزت دے
اور جسے خدا نے معزز کیا اُسے ذلیل
کرے اور حرم مکہ کی بے حرمتی کرنے
والا اور میری عترت کی ایذا و بے
تعظیمی روا رکھنے والا اور جو میری سنت
کو بُرا ٹھہرا کر چھوڑے۔

رواہ الترمذی والحاکم عن ام المؤمنین والحاکم عن علی ورواہ
الطبرانی عن عمرو بن شغوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اولہ سبعۃ
لعنتھم وزاد المستأثر بالفیٔ وسندہ حسن۔

حدیث ۴۳ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

من احب ان یبارک لہ فی
اجلہ وان یمتعہ اللہ بما
خولہ فلیخلفنی فی اھلی خلافۃ
حسنۃ ومن لم یخلفنی فیھم

جسے پسند ہو اس کی عمر میں برکت ہو
اور خدا اُسے اپنی دی ہوئی نعمت
سے بہرہ مند کرے تو اُسے لازم ہے
کہ میرے بعد میرے اہل بیت سے

تبک عمرہ وورد علی یوم القیمۃ مسودا وجھہ

اچھا سلوک کرے جو ایسا نہ کرے اس کی عمر کی برکت اڑ جائے اور قیامت میں میرے سامنے کالا مونھہ لیکر آئے۔

رواہ ابوالشیخ فی تفسیرہ وابونعیم عن عبد اللہ بن بدر الخطمی عن ابیہ۔

حدیث ۱۳۵ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

ان للّٰہ عزوجل ثلث حرمات فمن حفظھن حفظ اللّٰہ دینہ ودنیاہ ومن لم یحفظ ھن لم یحفظ اللّٰہ دینہ ولادنیاہ حرمۃ الاسلام وحرمتی وحرمۃ رحمی۔

بیشک اللہ عزوجل کی تین حرمتیں ہیں جو ان کی حفاظت کرے اللہ تعالےٰ اس کے دین و دنیا محفوظ رکھے اور جو ان کی حفاظت نہ کرے اللہ اس کے دین کی حفاظت فرمائے نہ دنیا کی۔ ایک اسلام کی حرمت۔ دوسری میری حرمت تیسری میری قرابت کی حرمت

رواہ ابوالشیخ بن حبان والطبرانی۔

ہاں نسب پر فخر جائز نہیں۔ نسب کے سبب اپنے آپ کو بڑا جاننا تکبر کرنا جائز نہیں دوسروں کے نسب پر طعن جائز نہیں۔ انھیں کم نسبی کے سبب حقیر جاننا جائز نہیں نسب کو کسی کے حق میں عار یا گالی سمجھنا جائز نہیں اس کے سبب کسی مسلمان کا دل دکھانا جائز نہیں۔ احادیث جو اس باب میں آئیں انھیں معانی کی طرف ناظر ہیں۔۔۔

وباللہ التوفیق خدمت گاری اہلِ بیت مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ بیان ایک رسالہ ہو گیا لہٰذا بلحاظ تاریخ اس کا نام

ارٰءۃ الادب لفاضل النسب

رکھنا انسب واللہ تعالےٰ اعلم

شیخ بنظر عمر ہر بوڑھا ہے اور بنظر فضل ہر عالم و صالح اگرچہ جوان ہو اور بنظر نسب ہندوستان میں دو محاورے ہیں۔ ایک یہ کہ سید مغل پٹھان کے سوا باقی ہر قوم کا مسلمان شیخ ہے یوں اس کا اطلاق عام ہے جیسے ابتداءً ہند میں ہر مسلمان کو ترک کہتے تھے اسی محاورے پر مولانا قدس سرہ فرماتے ہیں۔ ؎

گفت من آئینہ ام مصقول دوست

ترک وہندو درمن آں بیند کہ اوست

دوسرے چار شریف قوموں سے ایک اس طرح البتہ جو ان میں کا نہ ہو۔ اور اپنے آپ کو شیخ بتائے وہ وعید شدید من انتمی الی غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام میں داخل ہے جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کو دانستہ اپنا باپ بتائے اس پر جنت حرام ہے رواہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجۃ عن سعد وعن ابی بکرۃ معاً رضی اللہ تعالٰی عنہما اور فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

من ادعی الی غیر ابیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا ولا عدلا۔

جو دوسرے کو اپنا باپ بتائے اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت اللہ روز قیامت نہ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل۔

رواہ الستۃ الا ابن ماجۃ عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ وصدرہ احمد وابن ماجۃ وابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما واللہ تعالٰی اعلم

کتبہ عبدہ المذنب عبد المصطفٰی احمد رضا عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم

بہترین مطبوعات

(۱) ہمارا اسلام :- امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے فقہ و اجتہاد کی روشنی میں، مذہب مہذب اہل حق اہلسنت وجماعت کی تائید وحمایت میں مسلمان بچوں اور بچیوں کے عقائد و اعمال و اخلاق کی اصلاح کے لئے ایک بہترین سلسلہ ہے۔ خود پڑھئے۔ بچوں کو پڑھائیے۔ بہترین کتابت وطباعت سے مزین۔ حصہ اول۔ حصہ دوم۔ حصہ سوم۔ حصہ چہارم حصہ پنجم یعنی ۶۴ صفحے صرف ہے ہیں

(۲) روشنی کی طرف :- حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی شہرۂ آفاق تصنیف "المنقذ من الضلال" کا بہترین بامحاورہ اور سلیس ترجمہ۔ جو بہترین نکات قابل مطالعہ فوائد پر مشتمل ہے۔ دیدہ زیب ٹائیٹل سے مزین۔ جس کا مطالعہ آپ کے دین وایمان کا محافظ ہے۔ قیمت ۳ روپے

(۳) شمول الاسلام :- امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کی بہترین تصنیف جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام آبا و امہات کفر وشرک کی آلودگی سے ہمیشہ پاک رہے قیمت ۵ ر

(۴) نماز کی کتاب :- مسلمان بچوں اور بچیوں کو وضو غسل اور نماز کے صحیح طریقے سکھانے والی مختصر کتاب بطرز سوال وجواب قیمت ۴ ر

ملنے کا پتہ :- مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ۔ مدرسہ احسن البرکات نزد ہوم اسٹیڈ ہال حیدرآباد (سندھ) پاکستان